بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹ م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۳۰

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

| جلد ۵۶/۲۱ | ۹ ظہور ۱۳۴۶ ہش ۱ یکم جمادی الاول ۱۳۸۷ھ ۹ اگست ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۷۷ |

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ اگست۔ مبلغین اسلام مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر اور مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے مشرقی افریقہ جانے کے لئے مورخہ ۶ اگست بروز اتوار بذریعہ چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہوئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائیوں کو دلی دعاؤں سے رخصت کیا۔ صدر انجمن احمدیہ کے دیگر ناظر و وکلاء صاحبان کے علاوہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل اور محترم سید داؤد احمد صاحب قائمقام وکیل الاعلیٰ بھی سٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مجاہدین اسلام کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور انہیں خدمتِ اسلام کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سفرِ یورپ

جماعتِ احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب

"خلافتِ ثالثہ کے قیام پر آسمانی سکینت کا نزول معجزانہ تائید و نصرت کے مہتم بالشان نشانوں کا ظہور"

"خدا تعالیٰ کی ذات اتنی پیاری اور محبت کرنیوالی ہے کہ انسانی عقل اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی"

"اس تھوڑے سے عرصہ میں خدا تعالیٰ نے ہزارہا لوگوں کی ضرورتوں کو اپنے فضل سے میری دعا کے ذریعہ پورا کیا ہے"

(۱۳)

حسب معمول ۳۰ جولائی کو بھی حضور ایدہ اللہ نے فجر کی نماز مسجد فضل لنڈن میں صبح ۴ بجے پڑھائی۔ احباب جماعت لنڈن کو مسلسل کئی روز سے حضور کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے کا موقعہ میسر آ رہا ہے، اور اس سعادت کے حصول سے ان کے دل شکر کے جذبات سے لبریز ہیں

۹½ بجے حضور نے انفرادی ملاقاتیں شروع کیں اور کئی احباب کو شرفِ ملاقات سے نوازا

پونے گیارہ بجے حضور تعلیم الاسلام سنڈے سکول تشریف لے گئے۔ یہاں پر ایک مختصر اجلاس کا انعقاد ہوا۔ حضور کی صدارت پر جلوہ افروز ہونے اور تلاوت قرآن پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ جو سکول کی ایک نو عمر بچی عزیزہ قدسیہ چوہدری نے کی۔ اس کے بعد عبد الرحمٰن صاحب انچارج تعلیم الاسلام سنڈے سکول نے حضور کی اجازت سے سکول کی مختصر کارگزاری پیش کی۔ اس کے بعد حضور نے دو ننھے بچوں سے قاعدہ یسرنا القرآن سنا اور کہا کہ میں آئندہ اتوار آپ بچوں کو کچھ نصائح کروں گا حضور کے ارشاد پر مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بچوں سے خطاب فرمایا۔

جلسہ سالانہ جماعت انگلستان

۳½ بجے وانڈز ورتھ ٹاؤن ہال میں انگلستان کی جماعتوں کا چوتھا جلسہ سالانہ حضور کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں ایک ہزار کے قریب افراد دور و نزدیک سے شامل ہوئے اس جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے کی۔ مکرم داؤد احمد صاحب نے نظم سنائی اور اس کے بعد حضور نے حاضرین جلسہ سالانہ سے خطاب فرمایا۔ حضور کے خطاب کا خلاصہ ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

حضور ایدہ اللہ کا خطاب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری انگلستان کی جماعت احمدیہ پاکستان اور ہندوستان کے بعد سب سے بڑی جماعت ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ آج اپنے بھائیوں سے ذرا تفصیلی گفتگو کروں۔ اور ابتدا ہی سے جو باتیں وقوع پذیر ہوئیں ان کا ذکر کروں آپ سب جانتے ہیں کہ ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو جماعت پر ایک قیامت گزری۔ وہ جو ہمارا پیارا تھا جس نے ۵۲ سال تک ہماری تربیت کی تھی۔ ہمارے لئے دُکھ اٹھانے والا ہماری خاطر راتوں کو جاگنے والا جس نے ہمارے لئے ہر قسم کی جانی و مالی قربانیاں دی تھیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے رنگ میں ہم میں قائم کیا تھا۔ وہ الٰہی منشاء کے مطابق اپنے محبوب اللہ کے پاس بلا لیا گیا۔ جماعت کے ہر فرد نے یہ سمجھ کہ ہمارے سہارے ٹوٹ گئے ہیں۔ اور ہر دل نے یہ بھی یقین کر لیا کہ ایک اللہ تعالیٰ کا سہارا نہیں ٹوٹا اور نہیں ٹوٹ سکتا۔

وہ دن ہمارے لئے قیامت سے کم نہیں تھا۔ لیکن ہم نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، ہم اس کی رضا پر راضی ہوئے۔ ہم نے اس کے حضور یہ عرض کی کہ اے خدا دکھ تو بڑا پہنچا ہے۔ مگر ہم تیری رضا اور مرضی پر خوش ہیں۔ تو ہمیں اکیلا نہ چھوڑیو۔ ہر دل کی یہی صدا تھی۔ اور دنیا کی نگاہ میں ایک ناقابلِ تسلیم بات ہمیں یہ نظر آئی کہ فجی کے بسنے والے اور امریکہ کے رہنے والے، انگلستان کے رہنے والے، دنیا کے کونے کونے میں بسنے والے احمدی خواہ وہ پاکستانی ہوں یا غیر پاکستانی۔ مرد و عورت جن میں بعض پرانے احمدی تھے اور بعض نئے ان سب کے خیالات کی رو ایک ہی راستہ پر چل رہی تھی۔

ان دنوں میں نے ہزارہا خطوط وصول کئے ہیں۔ تین باتیں ہر ایک خط میں مشترک تھیں۔

(۱) پہلی تو یہ کہ ہمیں سخت اندوہ اور غم ہے کہ ہمارا سردار ہم سے جدا ہو گیا۔

(۲) دوسری بات یہ کہ ہمیں فکر ہے کہ اس نئے دَور میں جماعت کوئی غلطی نہ کر جائے۔

(۳) تیسرے انتخاب خلافت کے بعد ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے احسان پر شکر سے لبریز ہو گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا فضل کیا۔ ایک قیامت کے دَور سے گزرتے ہوئے بھی وہ ہمارا راہبر رہا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک ہی خط تھا جسے ساری جماعت کو Dictate کروایا جا رہا تھا۔

یہ چیز کسی معجزہ سے کم نہیں

(باقی دیکھیے ص ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

[redacted]

اسلام امن اور سلامتی کا مذہب ہے

اور

وہ مخلوق کے ہر حصہ کے حقوق کی پوری حفاظت کرتا ہے

سوئٹزرلینڈ کی ایک تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

مورخہ ۱۱ جولائی کو زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں جو ظہرانہ دیا گیا اور جس میں سات ملکوں کے سفیروں اور متعدد دیگر سفارتی نمائندوں اور سوئٹزرلینڈ کے سربرآوردہ اصحاب نے شرکت کی (الفضل مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۶۷ء میں اس تقریب کی اطلاع شائع ہو چکی ہے) اس میں حضور نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی۔

یہ تقریر مکرم عبدالمجید صاحب چیمہ نے ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ مرتب کی اور مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد محمود زیورک نے برائے اشاعت ارسال کی ہے۔

حضور نے تشہد اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اگر مجھے جرمن زبان آتی تو میں ضرور آپ سے آپ کی زبان میں بات کرتا لیکن چونکہ مجھے جرمن زبان نہیں آتی اور آپ میں سے بہت سے انگریزی نہیں جانتے۔ اگر میں انگریزی میں بات کروں تو اس زبان کا پھر جرمن میں ترجمہ کرنا ہوگا اس لئے

بہتر یہ ہے

کہ میں اپنی ہی زبان میں بات کروں جو جماعت احمدیہ کے بانی کی بھی زبان ہے۔ اس وقت میں نے بہت سا شکریہ ادا کرنا ہے۔ متعدد دوستوں نے ایسے الفاظ میرے متعلق اور جماعت کے متعلق استعمال کئے ہیں۔ کہ میں سمجھتا ہوں کہ میرے کندھوں پر بہت بوجھ پڑ گیا ہے۔ اور ضروری سمجھتا ہوں کہ دل سے سب کا شکریہ ادا کروں۔ ہمارے دوست کارل کیٹیرر[1] نے کئی باتیں کہی ہیں جو بہت دلچسپ ہیں۔ لیکن جن تعلقات اور حقوق کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ بنیادی طور پر ان کا مذہب سے براہِ راست تعلق نہیں۔ ان کا تعلق حقوق انسانی سے ہے۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہ مذہب کو

حقوق انسانی کی حفاظت

کرنی چاہیئے اور دنیا میں جتنے مذہب ہیں وہ ایک حد تک ان حقوق کی حفاظت کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اسلام نے ان حقوق کی جس رنگ میں حفاظت کی ہے کسی اور مذہب نے نہیں کی۔ اسلام صرف انسانی حقوق کی حفاظت نہیں کرتا بلکہ مخلوق میں تمام چیزوں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ بڑی وسعت اس مذہب میں ہے۔

ایک دو مثالیں دیتا ہوں

تا آپ میری بات کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ اسلام نے غذا کے حقوق کی حفاظت کی ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کھانا ضائع نہیں کرنا۔ اپنی پلیٹ میں اتنا کھانا ڈالو جو ختم کر سکو اور کھا لو۔ امریکہ میں اتنا کھانا ضائع ہوتا ہے کہ ماہرین اقتصادیات نے اندازہ لگایا ہے کہ اس کھانے کے ساتھ سارے یورپ کا پیٹ بھرا جا سکتا ہے۔ اسلام نے ایک لقمہ ضائع کرنے سے بھی منع کیا ہے۔ پس اسلام نے غذا کے حق کو قائم کیا ہے۔ دوسری مثال سڑکیں ہیں۔ جن پر ہم چلتے ہیں۔ ان کے حق کو بھی اسلام نے تسلیم کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ سڑک کو صاف رکھو یہ وہ حق ہے جو انسان کا سڑک پر اور سڑک کا انسان پر ہے اور اسلام نے ان باہمی حقوق کی حفاظت کی ہے۔ تو ہزارہا قسم کے حقوق جو انسان کے انسان پر یا دوسری اشیاء کے انسان پر یا انسان کے ان اشیاء پر ہیں۔ ان کی وضاحت کے ساتھ اسلام حفاظت کرتا ہے۔ انسان کے انسان پر جو حقوق ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑا بنیادی حق یہ ہے کہ امن کے ساتھ انسان زندگی گزارے۔ اسلام امن کا مذہب ہے اور امن کو قائم کرتا ہے، سینکڑوں احکام اس سلسلہ میں قرآن کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں پائے جاتے ہیں میں مختصراً

آٹھ بنیادی احکام

کا ذکر کروں گا۔

مذاہب میں اچھے تعلقات قائم کرنا اسلام کے نزدیک ضروری ہے۔ قرآن کریم نے اعلان کیا۔

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ

اس لئے ہر مذہب کے رسول کی مسلمان عزت اور احترام کرتا ہے اور اس وجہ سے اسلام صلح کا امن کی فضا پیدا کرتا ہے۔

دوسرے اسلام اس بات سے روکتا ہے کہ دوسرے مذاہب کی قابل احترام ہستیوں یا ہدایتوں کو برا بھلا کہا جائے۔ اس پر اس قدر زور دیا ہے۔ کہ بت کو برا بھلا کہنا بھی برا سمجھا گیا ہے۔

[1] یہ صاحب حکومت سوئٹزرلینڈ کے قومی امور کے وزیر ہیں اور ترکی سوئس سوسائٹی کی مجلس انتظامیہ کے چیئرمین بھی ہیں۔

تیسرے۔ اسلام

مذہبی آزادی

کو قائم کرتا ہے، قرآن مجید کہتا ہے لا اکراہ فی الدین، مذہب کا تعلق دل سے ہے اور کوئی ہتھیار خواہ وہ ایٹم بم ہی کیوں نہ ہو دل کے خیالات کو بدلنے کے قابل نہیں۔

چوتھے، اسلام رول آف لاء (Rule of Law) یعنی قانون کی حکومت کو قائم کرتا ہے۔

پانچویں، بین الاقوامی تعلقات کو اخلاق کی بنیادوں پر اسلام نے قائم کیا ہے اس لئے اسلام کے نزدیک کوئی طاقت خواہ روس جتنی بڑی خواہ امریکہ جتنی طاقت ور کیوں نہ ہو اُسے Veto کا حق نہیں ملنا چاہیئے بین الاقوامی تعلقات اخلاق پر مبنی ہونے چاہئیں، اور کسی قوم کی طاقت زائد حقوق کا حقدار اُسے نہیں بناتی۔

چھٹے، اسلام کی نگاہ میں سب انسان برابر ہیں خواہ ان کا تعلق کسی مذہب سے ہو یا کسی مُلک سے ہو یا کسی قوم سے ہو یا کسی رنگ سے ہو قرآن کی نگاہ میں اور اللہ کی نگاہ میں سب برابر ہیں۔

ساتویں

اسلام عدل کو قائم کرتا ہے

قرآن کہتا ہے۔ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی عدل کو مذہب کے ساتھ بریکٹ کر دیا ہے اور

آٹھویں اسلام کا حکم ہے: جب آپس میں معاہدات کرو تو انکی پابندی کرو، معاہدات توڑنے کے نتیجہ میں بد امنی پیدا ہوتی ہے۔ صلح کی فضا قائم نہیں رہ سکتی۔

یہ آٹھ باتیں ہیں جو اس وقت مَیں نے اپنے دوستوں کے سامنے رکھی ہیں بڑے ہی اختصار کے ساتھ، ان میں سے ہر ایک پر کئی گھنٹوں کا لیکچر دیا جا سکتا ہے لیکن اس کا یہ وقت نہیں ہے۔ ان باتوں کے بیان کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ آپ کے دل میں یہ وثوق پیدا کر دوں کہ اسلام جیسے مذہب کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اسکا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے اور اس پر غور کرنا چاہیئے۔ مَیں آپ سب کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں اور

دُعا کرتا ہوں

کہ جس مقصد کے لئے خدا نے ہمیں پیدا کیا ہے وہ خود ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگیوں کے اس مقصد کو حاصل کر سکیں۔

حضور نے آخر میں Danke Schön کے الفاظ کہہ کر جرمن زبان میں شکریہ ادا کیا۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بچوں کو امتحان ستارۂ اطفال۔ ہلال اطفال، قمر اطفال۔ بدر اطفال میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ تاریخ امتحان ۱۴ اگست ہے۔ (مہتمم اطفال مرکزیہ)

اہلِ مغرب سے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے دورۂ یورپ کے تاثرات)

سُنا ہے اہلِ غرب کیا؟ وہ آنے والا آگیا
طریق و دینِ مصطفےٰؐ سکھانے والا آگیا
تمہیں پیامِ میرزاؑ سُنانے والا آگیا
رہِ سلوک میں قدم بڑھانے والا آگیا
جو پوچھنا ہے پوچھ لو بتانے والا آگیا
اُٹھو دیارِ شرق سے جگانے والا آگیا

یہ کفر دلفریب کیوں یہ شرک دلنشیں ہیوں!
یہ تین اور ایک کیوں یہ ایک اور تین کیوں!
یہ ظلم و جور دیکھ کر نہ ہو وہ خشمگین کیوں
نہ شق ہو آسمان کیوں نہ پھٹ پڑے زمین کیوں
یہ بات پھر نہ کیجیو ڈرانے والا آگیا
اُٹھو دیارِ شرق سے جگانے والا آگیا

یہ ناؤ و نوش و راگ و رنگ یہ نغمہ ہائے جلترنگ
یہ شبکدے یہ عشرتیں یہ ساقیانِ ماہ رنگ
یہ سارے خرخشے فقط ہیں اِک نوائے طبلِ جنگ
کہ چھا چکی ہے شیطنت بساطِ آدمی ہے تنگ
مئے وصالِ ایزدی پلانے والا آگیا
اُٹھو دیارِ شرق سے جگانے والا آگیا

فضا ہے سب دھواں دھواں اُفق اُفق ہے تیرگی
مہیب سائے موت کے محیطِ کارِ زندگی
برس رہی ہیں وحشتیں گھٹا ہے ظُلم کی اُٹھی
چڑھا ہے شرق سے مگر پھر آفتابِ زندگی
پکڑ لو دامنِ یقیں بچانے والا آگیا
اُٹھو دیارِ شرق سے جگانے والا آگیا

(راجہ نذیر احمد ظفر)

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

یکم اگست تا ۷ ؍اگست ۱۹۶۷ء

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرینکفورٹ، زیورک، ہیگ، ہمبرگ اور کوپن ہیگن کا کامیاب دورہ کرنے اور کوپن ہیگن میں مسجد نصرت جہاں کا افتتاح فرمانے کے بعد ۲۶۔جولائی سے انگلستان پہنچ چکے ہیں اور وہاں اسلام کا پیغام پہنچانے اور اہم دینی اور جماعتی امور سرانجام دینے میں معروف ہیں۔ مسلسل سفر اور انتہائی مصروفیت کے باوجود گزشتہ ہفتہ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ حضور جب سے یورپ تشریف لے گئے ہیں مسلسل احبابِ جماعت کو محبت بھرے سلام کا تحفہ ارسال فرما رہے ہیں۔ گزشتہ ہفتہ بھی حضور نے لندن اور گلاسگو سے متعدد بار جملہ احباب کو سلام بھجوایا اور دورہ کی کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھنے کی تحریک فرمائی۔

مؤرخہ ۲۸۔جولائی کو حضور نے مسجد فضل لندن میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ خطبۂ جمعہ میں حضور نے انگلستان کے احمدی احباب کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی حضور نے یہ واضح فرمانے کے بعد کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ کے حصنِ حصین ہیں احباب کو متنبہ فرمایا کہ وہ اس حصن اور قلعہ میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ قرآن مجید نہ سیکھیں اور اس کی تعلیم پر کما حقہٗ عمل پیرا نہ ہوں۔

اسی روز شام کو حضور نے اُس استقبالیہ تقریب میں شرکت فرمائی جو حضور کے اعزاز میں وانڈز ورتھ ٹاؤن ہال میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں وانڈز ورتھ کے میئر بعض ممبران پارلیمنٹ اور دیگر سربرآوردہ حضرات شریک ہوئے۔ حضور نے اس تقریب میں ۴۵ منٹ تک تقریر فرما کر اہلِ انگلستان تک اسلام کا پیغام پہنچایا۔

۲۹۔جولائی کو حضور ایدہ اللہ نے ساؤتھ آل تشریف لے جا کر وہاں جماعتِ احمدیہ ساؤتھ آل کو شرفِ ملاقات بخشا۔ وہاں حضور نے ایک بڑے اجتماع سے خطاب بھی فرمایا۔ اس اجتماع میں احمدی احباب کے علاوہ غیر مسلم بھی خاصی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔

مؤرخہ ۳۰۔جولائی کی صبح کو حضور نے لندن میں تعلیم الاسلام سنڈے سکول کا معائنہ فرمایا۔ اسی روز اڑھائی بجے بعد دوپہر حضور نے احمدیہ مشن لندن کے احاطہ میں احمدیہ ہال کا سنگِ بنیاد رکھا۔ ساڑھے تین بجے سہ پہر حضور نے جماعتِ احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمائی اور احباب کو ایک پُر معارف تفصیلی خطاب سے نوازا جو مسلسل اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہا۔ جلسہ سالانہ میں انگلستان کے مختلف مقامات کے ایک ہزار احباب نے شرکت کی۔ اس موقع پر انہوں نے حضور سے دستی بیعت کا شرف بھی حاصل کیا۔

۳۱۔جولائی کو حضور مع اہلِ قافلہ لندن سے عازمِ اسکاٹ لینڈ ہوئے یکم اگست کو حضور گلاسگو پہنچے جہاں اسکاٹ لینڈ کے احمدی احباب نے مبلغ اسلام مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کی سرکردگی میں حضور کا والہانہ استقبال کیا۔ ۲۔اگست کو جماعتِ احمدیہ اسکاٹ لینڈ نے حضور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا۔ اِس تقریب میں گلاسگو کے اخباری نمائندے بھی شریک ہوئے حضور نے انہیں بھی شرفِ ملاقات بخشا اور ان کے سوالوں کے جواب دئے۔ اُسی روز شام کو حضور اڈنبرا تشریف لے گئے اور وہاں کے احمدی احباب کو شرفِ ملاقات عطا فرمایا۔ مؤرخہ ۳۔اگست کو حضور لیک ڈسٹرکٹ کے مقام "ونڈرمیر" تشریف لے گئے جو ایک پُر فضا مقام ہے۔ پروگرام کے مطابق حضور ۸۔اگست کو گلاسگو سے لندن واپس تشریف لا رہے ہیں۔

احبابِ جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کے جملہ ہمراہیوں کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور جس عظیم مقصد کے پیشِ نظر حضور نے یہ سفر اختیار فرمایا ہے اسے بہ تمام و کمال پورا فرمائے تا اسلام مغرب میں بھی جلد از جلد غالب آئے نیز حضور کامیابی و کامرانی کے ساتھ بخیر و عافیت ہمارے درمیان واپس تشریف لائیں۔ آمین اللّٰھم آمین

(۲) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ دنوں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام ایک والانامہ میں جملہ خدام کو محبت بھرے سلام کا تحفہ ارسال فرمایا۔ حضور نے اپنے والانامہ میں خدام کو اِس دعائیہ پیغام سے نوازا:-

"میرا سلام تمام خدام تک پہنچا دیں اور دعا کی تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہم ناتوان اور عاجزوں کی مدد کے لئے آسمان سے نزول فرمائے اور ہماری حقیر کوششیں بارآور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو کماحقہٗ خدمتِ سلسلہ کی توفیق دے اور ایثار اور قربانی کی رُوح اِس رنگ میں آپ کے اندر پیدا کرے کہ آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے قائم کردہ دین کی خاطر دیوانہ وار تبلیغ اور نفس کے جہاد کے لئے میدان میں اُتر آئیں اور سب کا وجود مجسّم رحمت اور برکت بن جائے۔ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس سفر کو ہر جہت سے بابرکت بنائے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے جس رنگ میں کامیابی بخشی ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے"

(۳) مؤرخہ ۵۔اگست کو مسجد مبارک ربوہ میں نمازِ جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ خطبۂ جمعہ میں آپ نے اِس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ مومن اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے اور اُسی پر توکّل رکھتے ہیں۔ بعض وہ دعائیں پڑھ کر سنائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر روانہ ہوتے وقت کیا کرتے تھے۔ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے موجودہ سفرِ یورپ کا ذکر کرکے جو حضور نے اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے پوری جماعت کی نمائندگی میں اختیار فرمایا ہے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ اِن ایّام میں یہ دعائیں بکثرت پڑھیں نیز اپنی زبان میں بھی حضور کے سفر کی کامیابی اور حضور کی کامیاب و بامراد بخیر و عافیت واپسی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

چندہ دفتر اطفال وقفِ جدید

وعدوں کے ساتھ وصولی کی ایک درخشندہ مثال

(از محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقفِ جدید)

آجکل حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ ارشاد کی روشنی میں "دفتر اطفال وقفِ جدید" کے وعدہ جات اور وصولی کے کام کو بہتر بنانے کے لئے ایک خاص مہم چلائی جا رہی ہے جس کے ماتحت تمام امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں چٹھیاں لکھی گئی ہیں۔ متعدد جماعتوں کے عہدیداران اور افراد اِس طرف توجہ فرما رہے ہیں اور ان کے عملی جوابات سے خدا تعالیٰ کے فضل سے اِس صیغہ کے کام میں برکت پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ بذریعہ اعلان ہذا ضلع لائل پور کی ایک جماعت چک ۸۴/ج۔ب سرشمیر روڈ کو بطور مثال کے پیش کیا جاتا ہے کہ اِس جماعت نے صرف وعدے ہی نہیں بھجوائے بلکہ ساتھ ہی سَو فیصدی وصولی بھی کر لی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

باقی جماعتوں کے عہدیداران کو بھی اِس درخشندہ مثال سے سبق حاصل کرکے اپنی اپنی جماعت کے کام کا جائزہ لینا چاہیئے اور اگر ان کی طرف سے اب تک وعدوں کی ترسیل یا وصولی میں کوتاہی ہوئی ہو تو انہیں اس کی تلافی کرنی چاہیئے۔ بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بیش از بیش خدماتِ سلسلہ کے بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

تلاش گمشدہ

سردار خان ولد عبداللہ خان سکنہ چک جودہ ضلع جھنگ جن کا حلیہ درج ذیل ہے اپریل ۶۷ء سے لاپتہ ہیں۔ جس صاحب کو ملے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

رنگ سفید۔ قد تقریباً ۵½ فٹ۔ جسم دُبلا پتلا۔ عمر ۱۴/۱۵ سال۔ قمیص سُرخ رنگ کی۔ سفید چادر۔ تعلیم ساتویں جماعت تک ہے۔ (ناظر امورِ عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

حدیث نبوی

اولاد کا بھی اکرام کرو اور انہیں بہترین تربیت دو

عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَھُمْ (ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔

تشریح:۔

اسلام نے جہاں والدین کا حق اولاد پر تسلیم کیا ہے اور اولاد کو ماں باپ کی عزت اور خدمت کی انتہائی تاکید فرمائی ہے وہاں والدین کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ بھی اپنی اولاد کا واجبی اکرام کیا کریں اور ان کے ساتھ ایسا سلوک رکھیں جس سے ان کے اندر وقار اور عزت نفس کا جذبہ پیدا ہو۔ اور پھر ان کی تعلیم و تربیت کی طرف بھی خاص توجہ دیں تاکہ وہ بڑے ہو کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کو بہترین صورت میں ادا کر سکیں اور قومی ترقی کا موجب بنیں۔

حق یہ ہے کہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی بلکہ کوئی قوم تنزل سے بچ نہیں سکتی جب تک کہ اس کے افراد اپنی اولاد کو اپنے سے بہتر حالت میں چھوڑ کر نہ جائیں اگر ہر باپ اس بات کا اہتمام کرے کہ وہ اپنی اولاد کو علم اور عمل دونوں میں اپنے سے بہتر حالت میں چھوڑ کر جائے گا تو یقیناً قوم کا ہر اگلا قدم ہر پچھلے قدم سے اونچا اُٹھے گا۔ اور ایسی قوم خدا کے فضل سے تنزل کے خطرات سے محفوظ رہے گی مگر افسوس ہے کہ اکثر والدین اس زریں اصول کو مدنظر نہیں رکھتے جس کی وجہ سے کئی بچے ماں باپ سے بہتر ہونا تو درکنار ایسی حالت میں پرورش پاتے ہیں کہ گویا ایک زندہ انسان کے گھر میں مُردہ بچہ پیدا ہو گیا ہے۔ ایسے ماں باپ بچوں کے کھانے پینے اور لباس وغیرہ کا تو خیال رکھتے ہیں اور کسی حد تک ان کی تعلیم کا بھی خیال رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ان کی اقتصادی ترقی کا ذریعہ بنتی ہے مگر ان کی تربیت کی طرف سے عموماً ایسی غفلت برتتے ہیں کہ گویا یہ کوئی قابل توجہ چیز ہی نہیں۔ حالانکہ تربیت کا سوال تعلیم کی نسبت بہت زیادہ ضروری اور تربیت کا مقام تعلیم کی نسبت بہت زیادہ بلند ہے۔ ایک تعلیم یافتہ مگر اچھے اخلاق کا انسان جس میں محنت اور صداقت اور دیانت اور قربانی اور خوش خلقی کے اوصاف پائے جائیں۔ اس اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان سے یقیناً بہتر ہے جس کے سر پر گدھے کی طرح علم کا بوجھ تو لدا ہوا ہے مگر وہ اعلیٰ اخلاق سے عاری ہے۔ اور قرآن شریف نے جو لَاتَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ (یعنی اپنی اولاد کو قتل نہ کرو) کے الفاظ فرمائے ہیں ان میں بھی اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ اگر تم اپنے بچوں کی عمدہ تربیت اور اچھی تعلیم کا خیال نہیں رکھو گے تو تم گویا انہیں قتل کرنے والے ٹھہرو گے۔

باقی رہا اس حدیث کا دوسرا حصہ یعنی اولاد کا اکرام کرنا سو یہ ایسا وہ ہے جس میں اسلام کے سوا کسی دوسری شریعت نے توجہ ہی نہیں دی کیونکہ دنیا کے کسی اور مذہب نے اس نکتہ کو نہیں سمجھا کہ اولاد کے واجبی اکرام کے بغیر بچوں کے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا نہیں کئے جا سکتے۔ بعض نادان والدین بچوں کی محبت کے باوجود ان کے ساتھ بظاہر ایسا پست اور عامیانہ سلوک کرتے اور گالی گلوچ سے کام لیتے ہیں کہ ان کے اندر وقار اور خود داری اور عزتِ نفس کا جذبہ ٹھٹھر کر ختم ہو جاتا ہے پس ہمارے آقا (فداہ نفسی) کی یہ تعلیم درحقیقت سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے کہ اپنی اولاد کے ساتھ بھی واجبی اکرام سے پیش آنا چاہیئے تا ان کے اندر باوقار انداز اور اعلیٰ اخلاق پیدا ہو سکیں۔ کاش ہم لوگ اس حکیمانہ تعلیم کی قدر پہچانیں۔

☆

تاریخ اسلام

راست گفتاری اور صاف گوئی!

حضرت ماعز بن مالک ایک نوجوان صحابی تھے۔ انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے اور شیطان اسے جادہ صراط سے منحرف کرنے کے لئے اس طرح اس کی تاک میں لگا رہتا ہے کہ ہر وقت اس سے خطا کے صدور کا امکان ہے چنانچہ وہ بھی اس کے بہکانے میں آگئے۔ ایک دفعہ ان سے زنا کی لغزش سرزد ہوئی۔ یہ کوئی معمولی لغزش نہ تھی اور شریعت اسلامی میں اس کی سزا سے وہ ناواقف نہ تھے۔ لیکن صحابہ کرام اپنی خطا کی سزا اس دنیا میں برداشت کر لینا خدا تعالیٰ کے حضور گناہ گار ہونے کی حیثیت میں جانا بہت زیادہ آسان سمجھتے تھے۔ چنانچہ بعد میں انہیں جب اپنی غلطی کا احساس ہوا تو دامن صبر و قرار ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ غفلت کا پردہ اٹھتے ہی اللہ تعالیٰ کا رعب ایسا طاری ہوا کہ بے چین ہو گئے۔ اور بے تابانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے پاک کیجئے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چشم پوشی سے کام لیا اور فرمایا جاؤ خدا تعالیٰ سے مغفرت چاہو اور اسی کے حضور توبہ کرو۔ ماعز یہ جواب سن کر لوٹے مگر جو لغزش ہو چکی تھی اس نے اطمینانِ قلب کھو دیا تھا۔ طبیعت پر اس کا اس قدر بوجھ تھا کہ جلد از جلد اس کو دور کرنا چاہتے تھے۔ دل کو سکون نہ تھا۔ ارشاد کی تعمیل میں واپس تو ہو گئے لیکن تھوڑی دور جا کر پھر واپس آئے اور پھر دل کی بے تابی سے مجبور ہو کر پھر عرض کیا! یا رسول اللہ مجھے پاک کیجئے۔ آپؐ نے پھر چشم پوشی فرمائی۔ اور پھر یہی جواب دیا کہ جاؤ خدا تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو۔ اور اسی کے حضور توبہ کرو۔ یہ ارشاد سن کر آپ لوٹنے کو تو پھر لوٹ گئے مگر قلبی کیفیت نے بالکل بے بس کر رکھا تھا۔ قدم اٹھاتے آگے کو اور پڑتا پیچھے کی طرف تھا۔ بس ایک ہی خیال دل میں جاگزیں تھا کہ جس طرح بھی ممکن ہو اس گند اور فسق و فجور کی آلائش سے اپنا دامن پاک کریں۔ اس لئے چند قدم جانے کے بعد پھر ایک وارفتگی کے عالم میں واپس ہوئے اور پھر یہی درخواست کی کہ یا رسول اللہ مجھے پاک کیجئے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا تم کس چیز سے پاک ہونا چاہتے ہو۔ ماعز نے نہایت ندامت اور شرم ساری کے لہجہ میں عرض کیا زنا کی گندگی سے۔ ان کی یہ صاف بیانی اور رضاکارانہ اقبالِ جرم کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی حیرت ہوئی اور آپ نے لوگوں سے پوچھا یہ شخص مجنون تو نہیں اور اس کی یہ باتیں دماغی عارضہ کا نتیجہ تو نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں اس کی دماغی حالت بالکل درست ہے۔ لیکن آپ شرعی حدود قائم کرنے سے قبل چونکہ تمام پہلوؤں کو اچھی طرح معلوم کرنا ضروری سمجھتے تھے اس لئے پھر فرمایا کہ اس نے شراب تو نہیں پی ہوئی ایک شخص نے قریب جا کر مونہہ سونگھا تو معلوم ہوا کہ ایسا نہیں اور مونہہ سے شراب کی کوئی بُو نہیں آتی تھی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا۔ ماعز کیا تم نے واقعی زنا کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں یا رسول اللہ واقعی مجھ سے یہ خطا سرزد ہوئی۔ اس پر آپ نے سنگساری کا حکم دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے متعلق فرمایا ہے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی ستاری کی پرواہ نہیں کی اس لئے انہیں شریعت کی ظاہری سزا بھگتنی پڑی۔ اگر وہ توبہ اور استغفار کرتے تو اللہ تعالیٰ ستار ہے ان کی سچی توبہ پر ویسے بھی بخش دیتا۔ اور انہیں اس سزا سے بھی بچا لیتا (مسلم کتاب الحدود)

مندرجہ بالا واقعہ سے کسی کو کوئی غلط فہمی نہ ہونی چاہیئے ایسے واقعات معدودے چند ہی ہیں جن میں کسی صحابی کا کسی نہ کسی وجہ سے لغزش کھا جانا ثابت ہوتا ہے ورنہ وہ لوگ پاکبازی اور تقویٰ کے اس قدر بلند مقام پر فائز تھے کہ ان سے ایسے افعال کے صدور کا امکان بھی نہ تھا تاریخ عرب سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والے بھی اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہیں کہ اس ملک میں شراب خوری اور زناکاری کا رواج بہت عام تھا اور اہل عرب شب و روز انہی مشاغل میں مصروف رہتے تھے اسلام نے آکر ان برائیوں کو حرام قرار دے دیا اور صحابہ کرام نے اپنی عمر بھر کی عادات کے باوجود ان احکام کی اس قدر شدت کے ساتھ پابندی کی کہ کسی اور قوم کی تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے اور ایسے عادی لوگوں میں سے کسی ایک کے پاؤں میں کبھی کبھار لغزش کا آجانا کوئی ایسی بات نہیں جس کی بناء پر صحابہ کرام کی تقویٰ شعاری اور پاکبازی پر کوئی اعتراض جائز ہو سکے اور کلی طور پر گناہوں سے معصوم اور محفوظ تو اللہ تعالیٰ کے انبیاء ہوتے ہیں۔ کمزور ہومنوں سے کبھی عارضی طور پر لغزش کا ہو جانا ناممکن نہیں ہے۔ صحابہ میں سے اگر کسی سے ایسا ہو جاتا تو وہ فوراً توبہ کی طرف رجوع کرتے اور خود اپنی غلطی اور قصور کا اعتراف کر کے اس کی ہر ممکن تلافی کر لیتے تھے اور سچ تو یہ ہے کہ ایسے واقعات سے اور

ما

پھر ایسی حرکات کے صدور پر ان پاکبازوں کی پشیمانی اقرار جرم اور اس کی سزا قبول کرنے کے لئے بے تابی ایک ایسی چیز ہے جو ایک انصاف پسند کی نظر میں ان کی رفعت کو بہت بڑھا دیتی ہے۔

صحابہ کرام اس دنیا کی سزا کو کوئی سزا نہیں سمجھتے تھے۔ ان کے قلوب پر مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور گناہوں سے پاک ہو کر جانے کا خیال غالب تھا وہ آخرت کی سزا کو اپنے لئے ناقابل برداشت سمجھتے تھے۔

مسلمانوں کی رواداری
اور
یہودیوں کی دل آزاری

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف از جیلروت

اسلامی معاشرہ کی بنیاد مذہب اور اخلاق پر ہے۔ فرد اور اقوام کی تعمیر میں بنیادی امر اخلاق ہیں جس قوم سے عمدہ اخلاق رخصت ہوئے وہ آسمان رفعت سے انتہائی گہرائیوں میں جاگری ان عمدہ اخلاق میں سے ایک ضروری خلق رواداری اور حوصلہ ہے رواداری کے بغیر کوئی قوم سرفراز نہیں ہو سکتی اور نہ دنیا کے دلوں کو جیت سکتی ہے۔ لوگوں سے معاملہ کرتے ہوئے اسلام کی ہدایت یہ ہے کہ اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ۔ کہ مخلوق اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے۔ پس اگر تمہیں خدا تعالیٰ سے پیار ہے تو اس کی مخلوق سے بھی پیار کرنا ہوگا انسان کو قرآن مجید میں خلیفۃ اللہ قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کی تشریح کرتے ہوئے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ جس طرح خدا رب العالمین ہے۔ تمام جہانوں کا پروردگار ہے اسی طرح انسان کا دامن رحمت، ہر گورے اور کالے کے لئے وسیع ہونا چاہیے کہ وہ اُس خدا کا خلیفہ ہے جو رب العالمین ہے۔

اسلام کی اس تعلیم کا نتیجہ ہے کہ بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفائے راشدین نے اپنے عروج کے زمانہ میں وہ نمونہ دکھایا اور بنی نوع انسان سے وہ سلوک کیا کہ جس کی نظیر تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے

پندرہ ہجری کا واقعہ ہے مدینہ میں سیدنا عمر فاروق امیر المومنین ہیں مسلمان جس طرف بھی بڑھتے ہیں فتح و نصرت ان کے قدم چومتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح کرتے ہوئے ہر پستی اور بلندی پر چھاتے چلے جاتے ہیں۔ مسلمانوں کا لشکر بیت المقدس کے دروازوں پر دستک دے رہا ہے . . . . شہر والے یہ سمجھ گئے کہ ہم اس سیل بے پناہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس لئے کہا کہ ہم شہر کی چابیاں سپرد کرنے کو تیار ہیں لیکن ایک شرط ہے کہ تمہارے امیر المومنین خود یہاں تشریف لادیں ہم چابیاں ان کو دیدیں گے وہ جن کے دبدبہ سے قیصر و کسریٰ کے ایوان لرزتے تھے یہ شرط تسلیم فرماتے ہیں اور قدوسیوں کا امیر مدینہ سے ایک خادم کے ساتھ ایک اونٹ سواری کا لیکر چل پڑتا ہے اور بیت المقدس میں پہنچ جاتے ہیں۔ جب بیت المقدس کے قریب پہنچے تو لشکر اسلام نے بہت عمدہ گھوڑا پیش کیا۔ جس پر عمدہ زین تھی۔ آپ گھوڑے پر سوار ہوئے چند قدم چلے تھے کہ گھوڑے سے اتر آئے کہ میں اس پر سوار ہوا تو مجھے اپنے نفس سے کبر کی بو محسوس ہوئی۔ بیت المقدس نے آپ کا استقبال کیا شہر کی چابیاں آپ کے سپرد کیں — آپ نے اس موقعہ پر جو تحریر مسیحیوں کو لکھ دی وہ سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ وھو ھذا

"خدا کا بندہ عمر (امیر المومنین) ایلیاء (بیت المقدس) کے رہنے والوں کو یہ امان دیتا ہے۔ اُن کی جانوں اور مال کو امان دیا جاتا ہے ان کے گرجے اور صلیبیں نہ گرائے جائیں گے نہ ان کو رہائش کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ نہ اُن کے دین کے بارہ میں ان پر جبر کیا جائے گا اور نہ انہیں ضرر پہنچائے گا۔ یہود میں سے جو جانا چاہے اس کو اجازت ہوگی اور جو رہنا چاہے اس کو امان دی جائے گی یہ عہد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسول کی طرف سے اور خلفاء اور مومنوں کی جانب سے ہے"

اس پر خالد بن ولید، عمرو بن عاص، عبدالرحمٰن بن عوف اور معاویہ بن ابی سفیان کے دستخط کروائے ہے۔ حضرت عمر کنیسۃ القیامۃ میں تشریف لے گئے یہ گرجا اس جگہ ہے جہاں مسیح کو صلیب دی گئی تھی اور ان کو واقعہ صلیب کے بعد رکھا گیا تھا نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ بطریرک یعنی مسیحیوں کا مذہبی راہنما عرض کرتا ہے یہیں نماز ادا فرمالیں انتظام کردیا جاتا ہے فرمایا نہیں۔ میرے بعد آنیوالے اسی سنت پر عمل پیرا ہوئے تو گرجا مسجد کی شکل اختیار کر جائے گا آپ نے گرجا سے باہر نماز ادا کی۔ اب وہاں مسجد بن چکی ہے جس کا نام ہی مسجد عمر بن الخطاب ہے یہ تھی حضرت عمر کی رواداری۔ جسے بیت المقدس نے پندرہ ہجری میں دیکھا۔ یہ تھا مسلمانوں کا سلوک اور نیک نمونہ جو انہوں نے اپنے عروج کے دور میں دکھایا — اور پھر اس بیت المقدس نے صلاح الدین ایوبی جسے یورپ "نیک دل" کے لقب سے یاد کرتا ہے کا عمل بھی دیکھا۔ آج تک وہاں آنکھوں کا ہسپتال قائم ہے۔ جہاں صلاح الدین نے اپنے مدمقابل کی آنکھوں کا علاج کیا تھا اور یہ سب کچھ اسی وجہ سے تھا کہ اسلام کی تعلیم یہی ہے۔ اور جو اسلام کی تعلیم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر عمل کرے گا وہ یہی نمونہ دکھائے گا۔

جن لوگوں کو اسلام نے ۱۵ ہجری میں پناہ دی تھی انہوں نے ۱۳۸۷ ہجری (۱۹۶۷ء) اس بیت المقدس میں کیا مظاہرہ کیا اس کی تفصیل سنئے۔ انہوں نے ہر طرف ایسے بم برسائے (جو لوہے کو بھی پگھلا کر رکھ دیتے ہیں) میں نے خود جلی ہوئی عورتوں اور مردوں کی تصاویر دیکھی ہیں۔ اور اردن سے آنے والے بعض احباب نے بتلایا کہ یہ ان کی تصویریں ہیں جو بچ گئے اور جو سینکڑوں جل کر سیاہ ہو گئے۔ ان کی تصویریں تو شائع ہی نہیں جا سکتی ہیں انہوں نے بعض بستیوں پر جن میں سے قلقیلیہ کی بستی بھی ہے ہل چلوائے نوجوانوں کو قطار میں کھڑے کر کے باڑ ماردی۔ بھاگنے والی مستورات سے زیورات چھینے۔ سپاہیوں کی گھڑیاں اور قلم چھینے۔ یہ سب داستان ایک دردناک اور طویل کہانی ہے لیکن میں سردست صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بیت المقدس سے کیا سلوک کیا۔ اس بیت المقدس سے جس نے ان کو پناہ دی تھی عرب رسالوں میں فوٹو شائع ہوا ہے کہ گنبد صخراء کے سامنے یہود فوجی ہتھیار برین گن مشین گن ہوا میں لہرا رہے ہیں اور ٹوپیاں اتار ہوا میں اچھال رہے ہیں اور عقب میں گنبد صخرا ہے جس گنبد کی چٹان کے نیچے ان کے نبیوں نے دعائیں کی تھیں۔

جب تک یہ ذہنیت موجود ہے کیا دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے؟

پھر مسجد اقصیٰ کے صحن میں وہ رقص کرتے ہیں۔ ان مقدس مقامات میں اس لئے گھومتے پھرتے ہیں کہ وہ فاتح ہیں دل آزاری کی یہ وہ بھیانک آگ ہے جو امن کے خرمن کو جلا کر رکھ دیتی ہے۔ جب تک اس جذبہ کا اظہار ہوتا رہے گا امن قائم نہ ہوگا تاریخ عالم شاہد ہے جب بھی مفتوح قوم کے جذبات سے کھیلا گیا اُس کا نتیجہ اچھا برآمد نہ ہوا۔

دونوں قوموں کے سلوک میں زمین و آسمان کا فرق ہے ایک اپنے عروج اور اس شہر کو فتح کرتے وقت ہر ایک کو امن اور پناہ دیتی ہے۔ ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کی ضمانت دیتی ہے اس قوم کا فرمانروا ان کی درخواست پر ان کی عبادت گاہ میں نماز بھی نہیں پڑھتا کہ مبادا میرے بعد اس معبد کے احترام میں فرق آئے اور دوسری قوم عبادت گاہوں کے سامنے اشتعال انگیزی کرتی ہے۔ رقص کرتی ہے۔ کتنا فرق ہے دونوں قوموں کے نمونہ میں ؎

ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

"قرآنی انوار"

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جو حضور نے قرآن مجید کے انوار و برکات کے متعلق دیئے تھے نظارت اصلاح و ارشاد نے "قرآنی انوار" کے نام سے عمدہ لکھائی کے ساتھ بلاک بنوا کر ۲۶×۳۰ سائز کے ۱۰۸ صفحات پر شائع کئے ہیں۔ ہدیہ ایمیٹیشن آرٹ پیپر فی نسخہ ایک روپیہ پچیس پیسے ہے اور عمدہ سفید کاغذ پر ۸۸ پیسے کے حساب سے نظارت اصلاح و ارشاد سے مل سکتا ہے۔ جماعتیں مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں تاکہ بھجوائے جاسکیں محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا

(ناظر اصلاح و ارشاد)

سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ورق

سچائی پر ہر حالت میں قائم رہنے کا ایک عظیم الشان نمونہ

مشکل سے مشکل حالات میں جبکہ مخالفتوں کی تیز و تند آندھیاں چل رہی ہوں اور مصائب و آلام میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ سامنے نظر آ رہا ہو — ایسے نازک وقت میں بھی سچائی اور راستی پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہنا ایک ایسا روحانی معجزہ اور اخلاقی کمال ہے جس کے نمونے بجز آسمانی مصلحین کے بہت ہی کم دنیا میں نظر آتے ہیں۔

اقدامِ قتل کا سنگین لیکن جھوٹا مقدمہ درپیش ہو ہر مذہب و ملّت کے با اثر افراد مخالفین گواہی دینے پر تُلے ہوئے ہوں حتّٰی کہ مقدمہ جس جج کے سامنے پیش ہو وہ بھی مذہبی لحاظ سے مخالف ہو ایسے حالات میں بھی اگر کوئی ہستی اپنے وکیل کے اس مشورہ کے باوجود کہ سزا سے بچنے کے لئے ایک خلافِ واقعہ بیان دینا ضروری ہے راستی پر سختی کے ساتھ قائم رہے اور معمولی سے معمولی غلط بیانی کے لئے بھی تیار نہ ہو تو خود اندازہ لگا لیجئے کہ وہ ہستی کتنی بلند اور مقدس شان کی حامل ہوگی!

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آج سے ٹھیک ستّر برس قبل اگست ۱۸۹۷ء میں مشہور پادری مارٹن کلارک نے اقدامِ قتل کا ایک مقدمہ دائر کر دیا اور اس سلسلے میں گواہی دینے کے لئے ہر مذہب و ملّت کے متعدد با اثر افراد کو تیار کیا۔ جس جج کے سامنے مقدمہ پیش تھا وہ بھی عیسائی تھا۔ گویا بظاہر تمام حالات حضرت مرزا صاحبؑ کے خلاف تھے اور مخالفین کا کامیاب ہو جانا یقینی نظر آتا تھا۔ ایسے حالات میں حضرت مرزا صاحب کے وکیل نے جو کہ غیر احمدی تھا ایک قانونی بیان ان کی طرف سے تجویز کیا اور عرض کی کہ اگر حضور نے یہ بیان عدالت میں نہ دیا تو یہ گویا جان بوجھ کر اپنے آپ کو بلا میں ڈالنے کے مترادف ہوگا۔ حضرت مرزا صاحبؑ نے جب یہ بیان ملاحظہ کیا تو فرمایا:۔

> اس میں تو ایک امر خلافِ واقعہ بیان کیا گیا ہے اس لئے میں یہ بیان دے کر اپنے خدا کو ناراض نہیں کر سکتا میں کبھی کوئی ایسا بیان دینے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں جس میں کوئی امر سچائی کے خلاف ہو۔ خواہ نتیجہ کچھ بھی نکلے میں بہرحال سچائی کے خلاف بیان دے کر اپنے خدا کو ناراض نہیں کر سکتا۔

حضورؑ کا وکیل یہ سُن کر حیران رہ گیا اس نے پھر عرض کیا کہ حضورؑ نے اگر ایسا ہی کرنا ہے تو پھر میری وکالت حضورؑ کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ اس پر حضورؑ نے فرمایا:۔

> میں نے تو آپ کو محض اس لئے وکیل کیا ہے کہ رعایت اسباب خدا کا حکم ہے اور ادب کا طریق ہے ورنہ میرا بھروسہ تو میرے خدا پر ہے اور میں پورے یقین سے آپ کو کہتا ہوں کہ جس نتیجہ کا آپ کو خوف ہے وہ ظاہر نہیں ہوگا انجام انشاء اللہ بخیر ہوگا لیکن اگر بالفرض مجھے سزا بھی ہو جائے تو مجھے اس کی بھی پرواہ نہیں کیونکہ مجھے خوشی اور اطمینان ہوگا کہ میں نے محض سزا سے بچنے کے لئے جھوٹ نہیں بولا اور اپنے رب کی نافرمانی نہیں کی۔

اس پر حضورؑ کے وکیل کے لئے خاموشی کے سوا چارہ نہ تھا۔ بعد ازاں حضورؑ نے خود ایک بیان عدالت کے لئے لکھوایا جس میں ذرہ بھر بھی جھوٹ کی ملونی نہ تھی۔ خدا کی شان ہے کہ جج پر اس بیان کا اتنا اثر ہوا کہ اس نے تمام مخالفانہ گواہیوں اور ہر قسم کے دباؤ کے باوجود حضورؑ کو باعزّت بری کر دیا۔

حضورؑ کے اس عظیم الشان نمونہ کا اس وکیل پر جو کہ حضورؑ کی جماعت میں شامل نہ تھا اور جس کا نام مولوی فضل دین تھا غیر معمولی طور پر بہت گہرا اثر ہوا چنانچہ ایک موقع پر بھری مجلس میں انہوں نے کہا کہ:۔

"میں وکیل ہوں اور ہر قسم کے طبقہ کے لوگ مقدمات کے سلسلہ میں میرے پاس آتے ہیں اور ہزاروں کو میں نے اس سلسلہ میں دوسرے وکیلوں کے ذریعہ بھی دیکھا ہے۔ بڑے بڑے نیک نفس آدمی جن کے متعلق کبھی وہم بھی نہیں آ سکتا تھا کہ وہ کسی قسم کی نمائش یا ریاکاری سے کام لیں گے انہوں نے مقدمات کے سلسلہ میں اگر قانونی مشورہ کے ماتحت اپنے بیان کو تبدیل کرنے کی ضرورت سمجھی تو بلا تأمّل بدل دیا۔ لیکن میں نے اپنی عمر میں مرزا صاحب کو ہی دیکھا ہے جنہوں نے سچ کے مقام سے قدم نہیں ہٹایا۔ میں ان کے مقدمہ میں وکیل تھا۔ اس مقدمہ میں میں نے ان کے لئے ایک قانونی بیان تجویز کیا اور اُن کی خدمت میں پیش کیا۔ انہوں نے اُسے پڑھ کر کہا کہ اس میں تو جھوٹ ہے۔ میں نے کہا کہ ملزم کا بیان حلفی نہیں ہوتا اور قانوناً اُسے اجازت ہے کہ جو چاہے وہ بیان کرے۔ اس پر آپ نے فرمایا "قانون نے تو اسے اجازت دیدی ہے کہ جو چاہے بیان کرے مگر خدا تعالیٰ نے تو اجازت نہیں دی کہ وہ جھوٹ بھی بولے اور نہ قانون ہی کا یہ منشاء ہے۔ پس میں کبھی ایسے بیان کے لئے آمادہ نہیں ہوں جس میں کوئی امر واقعات کے خلاف ہو۔ میں صحیح صحیح امر پیش کروں گا۔۔۔ میں نے کہا کہ آپ جان بوجھ کر اپنے آپکو بلا میں ڈالتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ "جان بوجھ کر بلا میں ڈالنا یہ ہے کہ میں قانونی بیان دے کر ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے اپنے خدا کو ناراض کر لوں۔ یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا خواہ کچھ بھی ہو"۔۔۔ یہ باتیں مرزا صاحب نے ایسے جوش سے بیان کیں کہ اُن کے چہرہ پر ایک خاص قسم کا جلال اور جوش تھا لیکن میں نے سُن کر کہا کہ پھر آپ کو میری وکالت سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ "میں نے کبھی وہم بھی نہیں کیا کہ آپ کی وکالت سے فائدہ ہوگا یا کسی اَور شخص کی کوشش سے فائدہ ہوگا اور نہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی کی مخالفت مجھے تباہ کر سکتی ہے۔ میرا بھروسہ تو خدا پر ہے جو میرے دل کو دیکھتا ہے۔ آپ کو وکیل اس لئے کیا ہے کہ رعایت اسباب ادب کا طریق ہے اور میں چونکہ جانتا ہوں کہ آپ اپنے کام میں دیانت دار ہیں اس لئے آپ کو مقرر کر لیا۔۔۔۔ میں نے کہا کہ میں تو یہی بیان تجویز کرتا ہوں۔ مرزا صاحب نے کہا "نہیں جو بیان میں خود لکھتا ہوں نتیجہ اور انجام سے بے پرواہ ہو کر وہی داخل کرا دو۔ اس میں ایک لفظ بھی تبدیل نہ کیا جاوے اور میں پورے یقین سے آپ کو کہتا ہوں کہ بمقابلہ آپ کے قانونی بیان کے وہ زیادہ مؤثر ہوگا اور جس نتیجہ کا آپ کو خوف ہے وہ ظاہر نہیں ہوگا بلکہ انجام انشاء اللہ بخیر ہوگا۔ اور اگر فرض کر لیا جاوے کہ دنیا کی نظر میں انجام اچھا نہ ہو یعنے مجھے سزا ہو جاوے تو مجھے اس کی بھی پرواہ نہیں کیونکہ میں اُس وقت اِس لئے خوش ہوں گا کہ میں نے اپنے ربّ کی نافرمانی نہیں کی"۔۔۔ غرض انہوں نے پھر قلم برداشتہ اپنا بیان لکھ دیا اور خدا کی عجیب قدرت ہے کہ جیسا کہ وہ کہتے تھے اِسی بیان پر وہ بری ہو گئے"۔

(الحکم ۱۴ نومبر ۱۹۳۴ء)

جب مولوی فضل دین صاحب وکیل نے مندرجہ بالا واقعہ بیان کیا تو حاضرینِ مجلس پر ایک کیف آور حالت طاری ہو گئی اس پر ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ آپ پھر مرزا صاحبؑ کے مرید کیوں نہیں ہو جاتے۔ اس پر انہوں نے کہا:۔

"یہ میرا ذاتی فعل ہے اور تمہیں یہ حق نہیں کہ سوال کرو میں انہیں ایک کامل راست باز یقین کرتا ہوں اور میرے دل میں ان کی بہت بڑی عظمت ہے"۔

(الحکم ۱۴۔ نومبر ۱۹۳۴ء)

(خورشید احمد)

صدق ایسی شئے ہے جو انسان کو مشکل سے مشکل وقت میں بھی نجات دلا دیتی ہے۔ سعدیؒ نے سچ کہا ہے کہ ؎ کس ندیدم کہ گم شد از رہِ راست۔ پس جس قدر انسان صدق کو اختیار کرتا ہے اور صدق سے محبت کرتا ہے اسی قدر اُس کے دل میں خدا تعالیٰ کے کلام اور انبیاءؑ کی محبت اور معرفت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ تمام راستبازوں کے نمونے اور چشمے ہوتے ہیں۔ کُوۡنُوۡا مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ کا ارشاد اسی اصول پر ہے۔ (ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ)

یوگنڈا میں تبلیغِ اسلام

• بشیر ہائی سکول کا افتتاح • تبلیغی سفر • اسّی افراد کا قبولِ حق
• لٹریچر کی وسیع اشاعت • تعلیم و تربیت

مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما انچارج یوگنڈا احمدیہ مسلم مشن

یوگنڈا میں تبلیغ اسلام کا کام خدا تعالیٰ کے فضل سے روز افزوں ترقی پر ہے۔ تین پاکستانی اور چار افریقی مبلغ ملک کے مختلف علاقوں میں مصروف جہاد ہیں۔ ان کے علاوہ پانچ افریقی احمدیوں نے وقف عارضی کے تحت اپنے اوقات وقف کئے۔ جنہیں مختلف جگہوں پر تبلیغ کے لئے بھجوایا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان سب مبلغین کی مساعی بار آور ہوئیں اور گزشتہ آٹھ ماہ کے عرصہ میں اسّی۸۰ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

بشیر ہائی سکول کا افتتاح

کمپالہ شہر میں مشن کے زیر اہتمام بشیر ہائی سکول جاری ہے۔ اس سکول کی عمارت ایک لاکھ شلنگ کی لاگت سے حال ہی میں تعمیر ہوئی ہے۔ مکرم مرزا محمد ادریس صاحب تعمیر کے کام کی نگرانی کرتے رہے۔ سکول کی عمارت کا افتتاح ۲۲ فروری کو عمل میں آیا۔ محکمہ تعلیم کے ایجوکیشن افسر MR. BANYA نے عمارت کا افتتاح کیا۔ ملک کے قریباً سب اخبارات نے اس خبر کو شائع کیا۔ ریڈیو یوگنڈا نے بھی اس خبر کو نشر کیا۔ اور ٹیلی ویژن پر بھی افتتاح کا منظر دکھایا گیا۔

خاکسار نے اس موقعہ پر اخباری نمائندوں کو بتایا کہ ہمارے مقدس امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی سکیم ہے کہ مشرقی افریقہ میں افریقی بھائیوں کی تعلیمی ترقی کے لئے متعدد سکول کھولے جائیں۔ اس سکیم کے ماتحت ہمارا یہ پہلا قدم ہے۔ ایک لاکھ شلنگ کا یہ پروجیکٹ تھا۔ مرکز سلسلہ نے اس کی تکمیل کے لئے گراں قدر عطیہ دیا ہے۔

مقامی طور پر اس غرض کے لئے فنڈ جمع کیا گیا۔ مکرم ڈاکٹر مختار احمد صاحب نے پانچ ہزار شلنگ کی رقم دی ہے۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔ ان کے علاوہ کمپالہ میں مکرم چوہدری چراغ دین صاحب اور مسٹر ایم۔ اے نعیر اور جنجہ میں مکرم بھائی محمد حسین صاحب کھوکھر مکرم عبدالمجید صاحب بٹ اور مکرم محمد امین صاحب جنجوعہ اور مبالی میں مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب نے اپنے حلقہ احباب سے عطیہ جات حاصل کئے۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

تبلیغی سفر

مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح (جو واپس پاکستان پہنچ چکے ہیں) نے ملک کا طویل دورہ کیا۔ اس سفر میں انہوں نے سکول کے لئے فنڈز جمع کرنے کے علاوہ ہر جگہ چیدہ چیدہ لوگوں کو تبلیغ کی۔ اور کثرت سے لٹریچر تقسیم کیا۔

خاکسار کا بہت سا وقت انتظامی امور اور دفتری خط و کتابت میں صرف ہوتا ہے۔ تاہم تبلیغی سفر کرنے کے مواقع بھی ملے۔ دو دفعہ مساکا گیا۔ ٹاؤن کلرک کو مساکا پلاٹ کے سلسلہ میں ملا اور انہیں یوگنڈا قرآن کریم کا ایک نسخہ بطور تحفہ دیا۔ (MASAKA) مساکا شہر میں اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سال ہمیں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کرنے کی توفیق دی ہے۔ محترم ڈاکٹر احمد دین صاحب بڑے شوق سے مسجد کی نگہداشت کرتے ہیں۔ مسجد کے اردگرد انہوں نے پھلواڑی اور باغیچہ لگا کر ماحول کو پُرفزا بنا دیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی صحت خراب رہتی ہے۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مسجد مساکا میں علاقہ کے افریقی احمدیوں کی میٹنگ بلائی ان سے تبلیغی حالات سنے اگلے روز پانچ افریقی احمدیوں کو ساتھ لے کر کالاسیزو اور جوتیرہ گیا۔ ان مقامات پر بہت سے لوگوں کو تبلیغ کا موقعہ ملا۔ بازار میں اشتہار تقسیم کئے۔ جوتیرہ کے قریب ایک گاؤں میں حال ہی میں ہماری جماعت قائم ہوئی ہے۔ ان کی حق لفشی ہو رہی ہے۔ دوستوں نے ہمت کر کے اپنی چھوٹی سی مسجد بنائی ہے۔

ایک سفر تُرورو اور مبالی کا کیا۔ تھوڑا عرصہ ہوا مبالی میں ہم نے مشن کی برانچ کھولی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ ہمیں اس علاقہ میں کامیابی ہو رہی ہے۔ ڈیگا کے مقام پر ہماری ایک جماعت قائم ہو چکی ہے۔ خاکسار نے دورہ کے دوران یہاں کی جماعت کو اپنی مسجد بنانے کی تلقین کی۔ اب اطلاع آئی ہے کہ جماعت نے پلاٹ لے لیا ہے۔ اور مسجد کی تعمیر کا کام بھی شروع کر دیا ہے۔

معلم جمعہ کے ساتھ مبالی کے اردگرد بعض دیہات میں گیا اور اشتہار تقسیم کئے۔ بانوما کے مسلم سکول میں تقریر کی۔ مبالی کے انفارمیشن آفیسر اور بوکیدی کے سکرٹری جنرل سے ان کے دفاتر میں ملاقات کی۔ احمدیت کے متعلق ان کے سوالات کے جواب دیئے۔ اور لٹریچر پیش کیا۔

مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن خان صاحب کی معیت میں ایک غیر مسلم ٹھیکیدار سے ملاقات کی۔ انہوں نے سکول کے لئے پانچ ٹن سیمنٹ کا عطیہ دیا۔ تُرورو میں مکرم تاج دین صاحب کو ساتھ لے کر بعض دوکانداروں سے سکول کے لئے عطیے لئے۔

جنجہ سے ۲۷ میل کے فاصلہ پر کسامبیرہ میں ایک بڑی افریقی جماعت ہے پانچ دفعہ اس جماعت میں جا کر خطبات جمعہ پڑھے۔ یوم خلافت کے موقعہ پر یہاں جلسہ کیا گیا۔ عیسائیوں سے اس جگہ پر الوہیت مسیح پر مباحثہ ہوا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔

گزشتہ سال مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح کی زیر نگرانی یہاں مسجد تعمیر ہوئی تھی۔ مسجد کے ساتھ مبلغ کا رہائشی مکان نہیں تھا۔ اس کی بہت ضرورت تھی۔ ایک خطبہ جمعہ میں جماعت کو تلقین کی کہ وہ جلد کام شروع کریں۔ چنانچہ نماز جمعہ کے بعد دعا کے ساتھ کام کا آغاز کیا۔ جماعت کے تعاون سے خدا تعالیٰ کے فضل سے اب مکان تعمیر ہو گیا ہے۔

سکول کے انتظامات کے سلسلہ میں ہر مہینہ تین چار دفعہ خاکسار کو کمپالہ جانا پڑا۔ منسٹر آف لینڈ، وزارت تعلیم اور امیگریشن ڈیپارٹمنٹ کے افسران سے جماعتی کاموں کے سلسلہ میں متعدد بار ملاقاتیں کیں۔ بعض افسران کی خواہش پر انہیں لٹریچر بھجوایا۔

کمپالہ میں مسٹر ملی کیسکے نیشنل اسمبلی کے ممبر اور مشہور صحافی ہیں۔ ان سے تین دفعہ ملاقات ہوئی۔ وہ ہمارے کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ آپ کے لٹریچر کی وجہ سے تعلیم یافتہ طبقہ میں احمدیت کے حق میں رَو چل پڑی ہے۔

لوکل مبلغین کی ٹریننگ

مبلغین کی کمی کو پورا کرنے کے لئے تین سال قبل خاکسار نے جنجہ میں مبلغین کی ٹریننگ کلاس کھولی تھی۔ حاجی ابراہیم سینفوما صاحب اس کلاس کو قرآن کریم اور دینی علوم پڑھاتے رہے۔ خاکسار نے موازنہ مذاہب۔ تاریخ احمدیت اور تاریخ اسلام وغیرہ مضامین پڑھائے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سات نوجوانوں نے ٹریننگ حاصل کر لی ہے۔ انہیں ماہ مارچ میں مختلف جگہوں پر متعین کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ ان کے تبلیغ کے میدان میں جانے سے بہتر نتائج نکلیں گے۔ اب دوسری کلاس شروع ہو رہی ہے۔ اس دفعہ ان شاء اللہ دس طلباء لئے جائیں گے۔

مبلغین کی آمد و رفت

مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح اس ملک میں چار سال تک مخلصانہ خدمات سرانجام دے کر ماہ مارچ میں عازم پاکستان ہوئے واپسی پر انہیں حج کرنے کی توفیق ملی۔

ماہ مئی میں مکرم چوہدری محمود احمد صاحب بی۔ اے بی ٹی پاکستان سے تشریف لائے وہ اس وقت بشیر ہائی سکول میں بطور پرنسپل کام کر رہے ہیں۔ ان کے ساتھ کمپالہ میں مکرم مرزا محمد ادریس صاحب بھی ہیں جو سکول میں بطور منیجر کام کرتے ہیں۔ زیادہ وقت ان کا سکول کے کاموں میں صرف ہوتا ہے۔ فارغ وقت میں وہ تبلیغ بھی کرتے ہیں۔

تعلیم و تربیت

ڈیگا کے مقام پر معلم جمعہ عیسیٰ نے

تعلیم القرآن کلاس کھولی ہے ۔ دیہاتی مساجد کے دس آئمہ ان سے قرآن شریف کا ترجمہ پڑھتے ہیں اسی طرح وہ ایک سرکاری سکول میں جاکر بھی دینیات پڑھاتے ہیں ۔ کسانمبیرہ میں معلم ہارون امبیری صاحب سے پچیس طلباء قرآن کریم پڑھتے ہیں ۔ اسی طرح جنجہ کے مقام پر معلم عیدی بنانگے صاحب نے تعلیم القرآن کلاس کھولی ہے ۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیابی سے چل رہی ہے کمپالہ میں مکرم مرزا محمد ادریس صاحب نے بعض بچوں کو یسرنا القرآن پڑھایا چنانچہ میں خاکسار کی اہلیہ سے چند پاکستانی بچے یسرنا القرآن پڑھتے ہیں ۔ اسی طرح خاکسار ہفتہ میں تین دفعہ ایک سرکاری سکول میں دینیات پڑھاتے ہیں

نشر و اشاعت

گزشتہ چند ماہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نشر و اشاعت کا کام بھی خاصہ ہوا ہے ۔ لوگنڈا زبان میں تین پمفلٹ ساڑھے ہزار کی تعداد میں شائع کئے ہیں ۔ جو تقسیم ہو رہے ہیں ۔ ان کے علاوہ ایک رسالہ انگریزی زبان میں Why Islam پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا ۔ لوگنڈا زبان میں نماز کی کتاب ختم ہو گئی تھی اس کا تیسرا ایڈیشن پانچ ہزار کی تعداد میں طبع کروا دیا ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس احادیث پر مشتمل ایک کتابچہ لوگنڈا زبان میں ترجمہ اور مختصر تشریحی نوٹوں کے ساتھ شائع کیا ہے ۔ جو خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت مقبول ہوا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے ۔ اللہ تعالےٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور جلد اس ملک کو

نورِ اسلام

سے منور کرے ۔

امین

اعلان داخلہ ٹی آئی کالج گھٹیالیاں

" ٹی آئی کالج گھٹیالیاں (براستہ بدوملہی) فرسٹ ایئر میں داخلہ شروع ہے اور تعطیلات کے دوران جاری رہے گا ۔ اس کالج میں آرٹس کے مضامین پڑھانے کا تسلی بخش انتظام ہے ۔ سٹاف کمل اور محنتی ہے کالج سے ملحقہ صاف ستھرے اور پر فضا ہوسٹل میں رہائش کا بھی بہترین بندوبست ہے داخلہ کے متعلق ہر قسم کے کوائف بذریعہ خط بھی معلوم کئے جاسکتے ہیں اور زبانی طور پر کالج کے دفتر سے بھی ۔ رابطہ قائم رکھا جا سکتا ہے ۔ مستحق اور لائق طلباء کو تعلیمی رعایات دی جاتی ہیں احباب اپنے بچوں کو اس کالج میں داخل فرمادیں ۔ "

پرنسپل ٹی آئی کالج گھٹیالیاں براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پچیسواں

سالانہ اجتماع

۲۰-۲۱-۲۲ اخاء ۱۳۴۶ ہش / اکتوبر ۱۹۶۷ء بمقام ربوہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آئندہ اجتماع (پچیسواں) ۲۰-۲۱-۲۲ اخاء ۱۳۴۶ / اکتوبر ۱۹۶۷ء بروز جمعہ ۔ ہفتہ ۔ اتوار اپنے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ ۔ اراکین اور مجالس ابھی سے اس میں شمولیت کے لئے تیاری شروع کر دیں ۔

اس بارہ میں تفصیلات عنقریب شائع کی جارہی ہیں

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

حقائق ونکات

قیام امن کی اہمیت

مودودی صاحب کا ایک بیان " اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے " کے زیر عنوان شائع ہوا ہے ۔ مسلمانوں میں باہم اتحاد کے لئے آپ نے بعض تجاویز پیش کی ہیں ۔ پہلی تجویز حسب ذیل ہے :-

" مسلم معاشرے میں عقائد و نظریات کی جنگ برپا کرنا اور اسے اس حد تک بڑھانا کہ ایک نظریئے کے حامی دوسرے نظریات کے حامیوں کو طاقت سے کچلنے پر تل جائیں، سخت خطرناک حرکت ہے ۔ اس کا ارتکاب عام حالات میں بھی نہ ہونا چاہیئے ۔ کجا یہ عین اس حالت میں کیا جائے جب کہ دشمن دروازے پر دستک دے رہا ہو ۔ اس کا فائدہ کسی نظریئے کے حامیوں کو نہیں پہنچ سکتا ۔ بلکہ آخر کار صرف دشمن ہی اس سے مستفید ہو سکتا ہے اس سلسلے کو تمام مسلمان ریاستوں میں قطعی طور پر بند ہونا چاہیئے ۔ اور یہ بات اصولی طور پر طے ہونی چاہیئے ۔ کہ جس نظریئے کے حامی بھی کسی وقت برسر اقتدار ہوں وہ نہ اپنا نظریہ دوسروں پر زبردستی مسلط کرنے کی کوشش کریں گے ۔ اور نہ دوسرے نظریات کے حامیوں کو سیدھے سادھے جمہوری و آئینی طریقوں پر کام کرنے سے روکیں گے "

ہم اس کی پر زور تائید کرتے ہیں اور اتنا اور اضافہ کرتے ہیں کہ کسی ملک میں کسی خاص نظریۂ اسلام کو برسر اقتدار لانے کی کوشش ہی نہیں ہونی چاہیئے فقہی مسائل کو مدرسوں تک محدود رکھنا چاہیئے ۔ کیونکہ کسی خاص نظریۂ کو برسر اقتدار لانے کی کوشش بذات خود ایک عظیم فتنہ ہے جو انتشار پھیلانے اور بین الفرق غیر ضروری کشمکش پیدا کرنے کا باعث ہے ۔ اس وقت ہی نہیں بلکہ ہمیشہ نہ صرف بین الاقوامی سطح پر اتحاد کی ضرورت ہے بلکہ ملک کے اندر بھی فرقہ وارانہ کشمکش سخت ضرر رساں ہے ۔ کیونکہ اگر مختلف فرق باہم لڑتے جھگڑتے رہیں تو قوم میں یکجہتی پیدا نہیں ہو سکتی اور حکومت کو غیر ضروری انتظامات کرنے پڑتے ہیں تضییع اوقات اور تضییع مال کا باعث ہونے کے علاوہ حکومت اور عوام میں بد اعتمادی پیدا کرتے ہیں جو ملک و قوم کے لئے سخت ضرر رساں ہے ملک کی ترقی نہ صرف رک جاتی ہے بلکہ بعض اوقات یہ بات ترقی معکوس کا باعث ہوتی ہے ۔ کسی ملک کی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ملک میں ہر طرح سے امن کا قیام ہو تاکہ عوام اور حکومت کے کارندے اپنے اپنے مفوضہ کام میں پورا پورا انہماک حاصل کر سکیں اور معاشرہ درہم برہم نہ ہونے پائے

داخلہ گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول

وہ طلباء جو اس سال سہ سالہ ڈپلومہ کورس آف سول ٹیکنالوجی (اوورسیر) کرنے کے لئے گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول میں داخلہ لینا چاہتے ہوں ۔ ان سے درخواست ہے کہ خاکسار کو اپنے مکمل پتہ جات سے مطلع کریں ۔ تاکہ طلباء کو داخلہ کے وقت ضروری معلومات بہم پہنچائی جا سکیں اور ابتدائی تکالیف سے محفوظ رکھا جا سکے ۔

یہاں داخلہ کی شرط کم از کم سائنس ریاضی اور ڈرائنگ کے ساتھ میٹرک فرسٹ ڈویژن ہونا ضروری ہے ۔ مزید معلومات کے لئے خاکسار سے رابطہ پیدا کریں ۔

مبارک احمد شاہد

مکان نمبر ۲۰۳ ۔ وارڈ نمبر ۲ ۔ محلہ بھیرانہ ۔ جھنگ صدر

دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کیلئے مفید و مجرب نسخہ مکمل کورس سولہ روپے دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ

رعائتی قیمت پر لٹریچر

ہمارے پاس رعائتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمائیں محصول ڈاک اس رعائتی قیمت کے علاوہ ہوگا۔

۱۔ قرآنی انوار (خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) اینٹیک آرٹ پیپر روپے ۲-۲۵
۲۔ " " " " " سفید ولائتی کاغذ ۸۸-۰
۳۔ الحجۃ البالغہ (وفات مسیح) مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ ۶۲-۰
۴۔ چار تقریریں متعلقہ سیرت " " " " ۲-۰۰
۵۔ تبلیغ ہدایت (احمدیت کی تبلیغ) " " ۲-۲۵
۶۔ غلبہ حق ۲-۲۵ (۷) مقام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ۱-۵۰
۸۔ شان مسیح موعود متعلق غیر مبائعین ۰-۵۰
۹۔ حافظ کمیر پوری کے وساوس کا ازالہ ۰-۵۰
۱۰۔ احمدیہ تحریک پر تبصرہ ۱-۲۵ (۱۱) بشارات رحمانیہ ۰-۱۲
۱۲۔ مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء ۱-۵۰
۱۳۔ " " " سنہ ۱۹۶۲ء ۲-۰۰
۱۴۔ نبوت و خلافت کے متعلق اہل پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف ۰-۵۰

مفت اشاعت کیلئے ضروری لٹریچر

ہمارے پاس مفت اشاعت کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے اس میں سے جماعتوں کو جس کی ضرورت ہو طلب فرمائیں۔

۱۔ ہماری تعلیم
۲۔ حضرت علیؓ کی حضرت ابوبکرؓ سے برضاء و رغبت بیعت۔
۳۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی پیشگوئی
۴۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کا مقام
۵۔ نزول المسیح
۶۔ ریویو مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
۷۔ ایک غلطی کا ازالہ
۸۔ پیغام حق
۹۔ ہمارا مذہب
۱۰۔ طریق استخارہ
۱۱۔ وفات مسیح از قلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۱۲۔ خاتم النبیین اور بزرگان اُمت
۱۳۔ اچھی مائیں
۱۴۔ رفع عیسیٰ علیہ السلام
۱۵۔ حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں
۱۶۔ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور اسکے نتائج
۱۷۔ پولوس موجودہ عیسائیت کا بانی
۱۸۔ ہمارے عقائد

(ناظر اصلاح و ارشاد)

دعائے مغفرت

میری والدہ زینب بی بی صاحبہ صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مورخہ ۱۰/۷ کو بعمر ۸۰ سال فوت ہوگئی ہیں۔ والدہ صاحبہ موصیہ تھیں۔ بہت نیک تہجد گذار خدا ترس خاموش طبع دعاگو تھیں۔ جنازہ میں صرف تین چار احمدی دوست شامل ہو سکے مہربانی فرما کر ان کے نماز جنازہ غائب اور مغفرت کی دعا کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار (چوہدری) عبید اللہ معرفت اشرف سٹور راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان)

اعلان نکاح

عزیزم عبد المجید ابن بابو عبد الرحیم صاحب مرحوم نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ کا نکاح عزیزہ قمر رشید اختر بنت شیخ ضیاء الدین صاحب شیخوپورہ سے مبلغ پانچ ہزار مہر پر مولانا ابو العطاء صاحب نے ۲۴ر جون بروز جمعہ پڑھا۔ سب بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار محمد شفیع (نوشہروی) دارالرحمت وسطی ربوہ)

گمشدہ ڈائری

خاکسار کی ایک ذاتی ڈائری جس کا رنگ نیلا ہے۔ کہیں گر گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو ملی ہو تو خاکسار کو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

خاکسار نصر اللہ خاں ناصر وشاہد مربی سلسلہ معرفت عبد الحمید خان سٹیٹو ۱۲/۵ ٹی ڈی اے کالونی بھکر (میانوالی)

شکریہ احباب

میرے بھائی عزیزم بشارت احمد شیخ اسٹیشن ماسٹر فتح شاہ پور کی وفات پر دوستوں بھائیوں اور بزرگوں کی طرف سے کثرت سے تعزیت کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن کا فی الحال میرے لئے فرداً فرداً جلد جواب دینا مشکل ہے اسلئے بذریعہ اعلان ہذا عاجز ایسے تمام دوستوں بھائیوں اور بزرگوں کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے اس سانحہ عظیمہ پر ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور ہماری دلجوئی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو جزائے خیر دے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

شیخ فیض احمد حنیفی منیجر نیشنل بنک آف پاکستان (برانچ) گجرات

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم مولوی گلزار احمد معلم وقف جدید کا بیٹا مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔ محمد وسیم
۲۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ اہلیہ حافظ عبد الحکیم خان صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ آجکل کمزوری بہت زیادہ ہے۔ (عبد الستار خاں متعلم جامعہ احمدیہ)
۳۔ اس سال میرے تین بچوں امۃ المجیب۔ محمود رفیع اور محمد نعیم نے بالترتیب بی۔ اے ایف۔ ایس۔ سی اور فرسٹ ایر کا امتحان دیا ہے۔ (مرزا محمد شفیع مالیر چھاؤنی)
۴۔ میرے لڑکے منور احمد سعید کی اہلیہ عزیزہ صفیہ بیگم بفضلہ تعالے بخیریت واشنگٹن پہنچ گئی ہے۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے نیک مقاصد میں کامیاب فرماوے (روشن دین)
۵۔ خاکسار کی والدہ عرصہ آٹھ ماہ سے بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں انکی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عبد الحمید سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھکر ضلع میانوالی احباب جماعت ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر)

ٹائم ٹیبل یونائیٹڈ بس سروس سرگودھا

نمبر سروس	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
روانگی از سرگودھا برائے لاہور	۳-۳۰ صبح	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۴۵ دوپہر	۱۳-۰۰	۱۴-۳۰	۱۵-۱۵	۱۶-۱۵
روانگی از لاہور برائے سرگودھا	۳-۲۰	۴-۰۰	۵-۲۰	۶-۲۰	۷-۱۵	۸-۳۵	۹-۰۰	۱۰-۱۵	۱۱-۱۵	۱۲-۱۵ دوپہر	۱۳-۱۵	۱۴-۱۵	۱۵-۱۵	۱۶-۰۵	۱۸-۰۰
روانگی از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۴-۴۵ بجے	۹-۴۵	روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا						۶-۲۰	۲-۳۰ دوپہر	(منیجر)				

جبوب مفید اٹھرا (امیر فروا) اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا مکمل کورس پندرہ روپے ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ ٹیلیفون نمبر ۲۳

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/ روپے نور نظر اولاد نرینہ کورس ۲۵/ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

اعلانات نکاح

۱۔ میری بچی عزیزہ ماجدہ تنویر بابلے کا رشتہ بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر عزیزم عبدالرشید صاحب (چارٹرڈ آرکیٹیکٹ) ریڈر آرکیٹیکٹ ڈیپارٹمنٹ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے قرار پایا ہے۔ نکاح ۶۷-۸-۲ کو مکرم بزرگوار شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائل پور نے مسجد احمدیہ اسلامیہ پارک لاہور میں پڑھا۔

احباب سے التماس دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

(خاکسار عبدالقادر حال سٹریٹ اسلامیہ پارک لاہور۔

۲۔ مورخہ ۲ر جولائی بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میری بچی آمنہ بیگم کے نکاح کا اعلان فرمایا جو ملک محمد خورشید صاحب ولد ملک علی حسین صاحب آف بہاولپور کے ساتھ بعوض دو ہزار روپیہ مہر پر ہوا ہے۔ احباب جماعت اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد ابراہیم بھامڑی صدر دارالنصر ربوہ)

۳۔ مورخہ ۶۷-۷-۲۸ بعد نماز جمعہ عزیزم محمد رفیق ولد حکیم نور محمد صاحب مرحوم ساکن ٹنڈو غلام علی ضلع حیدرآباد کا نکاح امۃ القیوم صاحبہ بنت محمد عبداللہ صاحب ساکن نوکوٹ ضلع تھرپارکر کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر کے عوض مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے پڑھا۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔"

(غلام نبی چوہدری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں ضلع حیدرآباد)

زمین برائے فروخت

میرے ایک دوست کی زرعی زمین جس کا رقبہ ۸ مربعے ہے اور جس میں دو ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں۔ یہ زمین فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ تمام رقبہ زیر کاشت ہے زمین بڑی اعلیٰ ہے ساری زمین اکٹھی ہے۔ ربوہ سے قریب ۷ میل کے فاصلہ پر ہے۔ خواہشمند احباب مجھ سے خط و کتابت فرمائیں۔

(مرزا طاہر احمد ربوہ)

موضع فتح پور میں لائبریری!

ضلع گجرات کے احباب کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ موضع فتح پور میں ایک عمدہ لائبریری قائم کر دی گئی ہے جس میں صحاح ستہ پرانی تفاسیر اور دیگر نایاب کتب موجود ہیں۔ احباب اس لائبریری سے کماحقہ فائدہ اٹھائیں۔

(محمد خان صدیقی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فتح پور)

رحمت باراں اور شجر کاری

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ شجر کاری کے سلسلہ میں انصار اللہ کافی بیدار ہے اور ہر سال ہزاروں نئے پودے لگانے کی توفیق میسر آتی رہتی ہے خدا کرے کہ باران رحمت کے ان ایام میں پہلے سے بھی بڑھ کر یہ خدمت بجا لانے کی توفیق نصیب ہو۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

-:-

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

اطباء، ڈاکٹر، رؤساء، امراء اور بڑی بڑی اینڈ گ ہستیوں کو گرویدہ اور معالجوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے

فی تولہ ۲/ روپے

سرمہ نور والوں کا!

نورانی کاجل

آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی کے لئے بہترین تحفہ!

قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

اکسیر اٹھرا

بچے ضائع ہو جاتے ہوں۔ پیدا ہو کر مرجاتے ہوں۔ اس کا استعمال ازحد مفید ہے۔ مکمل کورس ۱۸/ روپے۔

کھوئی ہوئی طاقت

مایوس اور کمزور نوجوانوں کا دوبارہ زندگی بخش علاج

مکمل کورس تیس روپے

ادویات ملنے کا پتہ: شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

عمارتی لکڑی!

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار کیل پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور۔ فون نمبر ۶۲۶۱۸

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینیجر الفضل ربوہ سے

خط و کتابت کیا کریں

ش: لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ

ثبوت: ۱۰/ روپے

ہماری چار نوراکی اکسیر۔

... کے لئے ... چینز کمزور ... کے لئے ... ایک کمزور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔

(مینیجر)

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ (مینیجر)

ضروری اعلان

بل ماہ جولائی ۱۹۶۷ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں ان بلوں کی رقم ۱۰ر اگست ۶۷ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے۔ جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ر اگست تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(مینیجر الفضل)

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) مرض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوا۔ فی تولہ ۲/ روپے مکمل کورس گیارہ تولہ (قیمت بیس روپے ۲۰) حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

انگلستان کے جلسہ سالانہ میں حضور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

بقیہ صفحہ اول

اس دن ایک اور نظارہ بھی جماعت نے دیکھا۔ ربوہ میں ۲۵ - ۴۰ ہزار کے قریب آدمی موجود تھے۔ ہر دل زخم خوردہ ہر آنکھ نمناک تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ لوگوں کو تسلی دلانے کے لئے خدا تعالیٰ کے فرشتے نازل ہو رہے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال سے قبل مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ کسی معاملہ میں سارا خاندان یک جہتی کا مظاہرہ کرے گا۔ اس خواب کی کسی حد تک تعبیر مجھے معلوم ہو گئی تھی لیکن پوری تعبیر اس وقت معلوم ہوئی جب انتخاب خلافت ہوا۔ انتخاب سے قبل خاندان مسیح موعودؑ کے جو ممبر انتخاب میں حصہ لے سکتے تھے ان سب نے فیصلہ کیا کہ ہم انتخاب کے وقت آخر میں سب سے پیچھے بیٹھیں گے اور خدا تعالیٰ ساری جماعت میں سے جس کو بھی خلیفہ بنائے گا اُسے متفقہ طور پر قبول کر لیں گے اور اس کی پوری پوری اطاعت کریں گے۔

پھر انتخاب کا وقت آیا۔ میں اپنی کیفیت میں تھا بعض باتوں کا مجھے علم بھی نہیں ہوا۔ جب انتخاب ہو گیا اور کسی شخص نے مجھے آکر کہا کہ آپ کا انتخاب ہو گیا ہے تو پھر مجھے علم ہوا۔

یہ کوئی معمولی چیز نہیں۔ ایک آدمی جسے اُس وقت جماعت کوئی بہت بڑا بزرگ یا عالم یا بڑا آدمی نہ سمجھتی تھی خدا تعالیٰ نے اُسے اٹھایا اور کرسی خلافت پر بٹھا دیا۔ اگر بندوں کے اختیار میں ہوتا تو جماعت جسے بزرگ سمجھتی تھی اُسے بٹھا دیتی۔ لیکن خدا نے کہا کہ آج تمہاری نہیں چلے گی بلکہ میں ایک شخص کو جو تمہاری نظر میں کمتر اور ناکارہ ہے اٹھاؤں گا یہ اُسی کی طاقت ہے نہ کسی انسان کی۔

خلیفہ وقت کی طاقت کا راز یہ ہے کہ وہ اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ اُس کی اپنی کوئی طاقت نہیں۔ خلیفہ وقت کے علم کا راز یہ ہے کہ وہ اس یقین پر قائم ہوتا ہے کہ میرا اپنا ذاتی کوئی علم نہیں

میں نے گزشتہ دنوں مقاصد حج بیت اللہ سے متعلق جو آٹھ خطبات دیئے تھے جو "انوار قرآنی" کی شکل میں چھپ چکے ہیں۔ یہ سارا علم خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سیکنڈ میں دے دیا تھا۔ ایک بجلی سی کوندی اور مجھے ساری سکیم سمجھا دی گئی۔ ایک دوست نے مجھ سے پوچھا کہ ان خطبات کے تیار کرنے میں بڑی محنت کرنی پڑی ہو گی۔ میں نے کہا مجھے تو کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی جب حج آتا ہے تو خدا تعالیٰ خود مضمون میرے دل میں ڈال دیتا ہے۔ ہاں اس علم کے بعد اقتباسات اور حوالہ جات حاصل کرنے میں کچھ محنت کرنی پڑتی ہے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

اس دن خدا تعالیٰ نے یہ ایک عجیب معجزہ دکھایا کہ میرے جیسے ناکارہ شخص کو جماعت کا خلیفہ بنا دیا فرشتوں نے ہر احمدی کے دل کو کھول دیا اور اس میں وہ محبت پیدا کر دی جو پہلے وہاں موجود نہیں تھی۔ جب انتخاب ہو گیا تو مسجد سے باہر کھڑے ہوئے ہزاروں لوگ ایک دم اندر آنے شروع ہوئے اور ایک ابتری سی پیدا ہو گئی۔ اس وقت میں نے اعلان کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ میری یہ آواز مسجد سے باہر لنگر خانہ تک پہنچی اور کھڑے ہوئے لوگ فوراً بیٹھ گئے۔

مجھے خلافت کے انتخاب کے چھ سات مہینوں کے بعد لاہور سے ایک شخص کا خط آیا۔ جس نے لکھا کہ انتخاب خلافت سے قبل مجھے آپ سے سخت نفرت تھی جس دن انتخاب ہونا تھا انتخاب سے کچھ وقت پہلے نماز کے وقت آپ کو کھڑا ہونے کے لئے کوئی موزوں جگہ نہ ملی البتہ اگر میں چاہتا تو آپ کو اپنی جگہ دے سکتا تھا لیکن میں نے کہا کہ اس شخص کو جوتیوں میں کھڑا رہنے دو۔ لیکن اب میری یہ حالت ہے کہ اگر حضور مجھے سمندر میں چھلانگ لگانے کا بھی حکم دیں تو میں دریغ نہ کروں گا۔ یہ تبدیلی اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا نشان ہے۔ جماعت کے دلوں میں یہ تبدیلی پیدا کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔

جب میں اپنی خلافت کے پہلے جلسہ کے اختتام کے بعد باہر نکلا تو میں نے دیکھا کہ ہزاروں لوگ جلسہ گاہ سے باہر نکل آئے۔ تاکہ مجھے دیکھ سکیں۔ ان میں میرے بزرگ۔ میرے بھائی اور میرے بچے بھی تھے۔ میں نے ان کے چہرے دیکھے اور محبت کے سمندر کو ان میں موجزن پایا۔ تب میری آنکھیں نم ہو گئیں اور میں نے اپنے رب سے کہا کہ تو نے مجھے وہ محبت دی ہے کہ جس کا میں اہل نہیں۔ دوسری طرف خدا تعالیٰ نے میرے دل کو چیرا اور ساری کدورتیں دور کر دیں۔ اور ان کی جگہ اپنی محبت، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ سب کی محبت گاڑ دی اور میں ہر چیز کو بھول گیا۔ یہ محبت قائم ہوئی اور قائم ہے اور مرتے دم تک قائم رہے گی۔ اب حالت یہ ہے کہ فجی کے ایک احمدی کی بیماری کی مجھے اطلاع ملتی ہے یا CONTINENT کے بیمار کی مجھے خبر ہوتی ہے تو اس سے مجھے کم از کم اتنی پریشانی ضرور ہوتی ہے جتنی خود اس کو ہو گی میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ مجھے اسکی پریشانی سے زیادہ پریشانی ہوتی ہے کیونکہ شائد یہ دعویٰ اس صورت میں صحیح نہ ہو سکے لیکن میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ مجھے ان کے دکھ سے اتنی پریشانی ضرور ہوتی ہے جتنی خود ان کو اٹھانی پڑتی ہے۔

میں اکثر اپنے سجدوں میں دعا کرتا ہوں کہ اے خدا جنہوں نے دعا کے لئے لکھا ہے تو ان کی بیماری، تنگی، امتحان کی پریشانی کو دور فرما اور جنہوں نے لکھنا چاہا مگر لکھ نہ سکے ان پر بھی فضل کر اور جنہوں نے سستی اور کوتاہی کی ان پر بھی رحم فرما۔ یہ دعائیں اس لئے کرتا ہوں کہ میرا سب سے تعلق ہے اور سب کے لئے میرے دل میں محبت پیدا کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات اتنی پیاری اور محبت کرنے والی ہے کہ انسانی عقل اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں خدا تعالیٰ نے ہزارہا لوگوں کی ضرورتوں کو اپنے فضل سے میری دعا کے ذریعہ پورا کیا۔ جن کے حق میں یہ دعائیں قبول ہوئیں وہ ہر جگہ کے ہیں یہاں کے بھی اور افریقہ کے بھی افریقہ سے مجھے ایک خط آیا۔ ایک شخص نے لکھا کہ میری چھ سات لڑکیاں ہیں کوئی نرینہ اولاد نہیں۔ میں نے دعا کی اور اس کے بعد لڑکا پیدا ہوا۔ کوئی بیوقوف کہے گا کہ یہ اتفاق ہے۔ ہم زیادہ بحث میں نہیں جاتے کیونکہ وہ اسے سمجھ نہیں سکتا۔ ہاں ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ اگر یہ اتفاق ہے تو بھی اسلام کے حق میں ہوا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام زندہ مذہب ہے۔

پس دونوں طرف کے دلوں کو خدا تعالیٰ نے بدل دیا ہے ایک نا اہل کو وہاں بٹھا دیا جہاں بڑی اہلیت کی ضرورت ہے اور ساتھ ہی کان میں کہا کہ گھبراتا کیوں ہے میں تمہارے ساتھ ہوں۔ جب ضرورت پڑے گی میں مدد کروں گا شروع میں ہی مجھے پنجابی میں الہام ہوا" میں تینوں اینا دیاں گا کہ توں رج جائیں گا" اور میں خدا سے جو مانگتا ہوں اس کا ہزار میں سے ۹۹۹ حصہ آپ کے لئے ہی ہوتا ہے۔

اس کے بعد حضور نے خلیفہ وقت کی ذمہ داریوں اور جماعت کی ذمہ داریوں کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ حضرت مسیح موعودؑ کے آنے کا مقصد بیان فرمایا۔ خصوصاً حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے مہتم بالشان گیارہ مقاصد کا ذکر فرمایا۔ یہ حصہ تقریر متعدد قیمتی حوالوں سے مزین تھا۔

اس کے بعد حضور نے چند سکیموں کا ذکر فرمایا جو آپ کے دور خلافت میں جماعتی تربیت کے لئے رائج کی گئیں اور ان کے غیر معمولی نتائج کا ذکر فرمایا۔

دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا اس کے بعد حضور نے سب افراد جماعت کی بیعت لی اور سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ جلسہ بڑی کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ متعدد غیر از جماعت احباب نے حضور کے خطاب کو بڑے انہماک سے سنا اور حضور سے شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔ اس موقعہ پر ایک صاحب بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے الحمد للہ۔

اسی روز حضور نے احمدیہ ہال کی بنیاد رکھی۔ یہ ہال اور اس کے علاوہ لائبریری مشن ہاؤس اور مکانات مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے قائم کردہ "ساؤتھ فیلڈ ٹرسٹ" کے ذریعہ بن رہے ہیں۔ حضور نے ایک اینٹ پر دعا کر کے اپنے دست مبارک سے بنیاد میں رکھی مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے بھی ایک ایک اینٹ بنیاد میں رکھی۔

وانڈز ورتھ ٹاؤن ہال میں حضور کے سفر یورپ سے متعلق زیورک۔ ہالینڈ، ہیمبرگ اور ڈنمارک سے شائع ہونے والے اخبارات کے تراشے اور تصاویر کی نمائش کی گئی۔ از راہ شفقت حضور بھی ان تراشوں اور تصاویر کو ملاحظہ فرمانے کے لئے تشریف لائے۔

سات بجے حضور واپس مشن ہاؤس تشریف لائے اور ساڑھے نو بجے مغرب اور عشاء کی نمازیں حضور نے پڑھائیں۔

۳۱ر جولائی کو حضور پانچ روز کے لئے لندن سے گلاسگو تشریف لے گئے ہیں

(باقی)

[مرتبہ:- قاضی نعیم الدین احمد
وکالت تبشیر ربوہ]

ایک ضروری گزارش

بعض احباب کی طرف سے ابھی تک ایسے کارڈ موصول ہوتے رہتے ہیں جن پر پورے ٹکٹ چسپاں نہیں ہوتے یا اگر ٹکٹ لگائے ہوتے ہیں تو ڈاک خانہ کی مطبوعہ مہر کے اوپر لگا دیتے ہیں ہر دو صورتوں میں کارڈ بیرنگ ہو جاتا ہے۔ جس سے سلسلہ کا نقصان ہوتا ہے۔

احباب سے گزارش ہے کہ اپنی جملہ خط و کتابت میں اس امر کو ملحوظ رکھا کریں۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد و تربیت ۔ ربوہ)

ولادت

مورخہ ۲۷ر جولائی کو خدا تعالیٰ نے خاکسار کے بڑے بھائی مکرم سیف علی صاحب شاہد کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ بچے کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرما دیں۔

(حیدر علی ظفر متعلم جامعہ احمدیہ)

درخواست دعا!

میری اہلیہ عرصہ چار مہینے سے دل کی دھڑکن اور جسم میں درد کی تکلیف میں مبتلا ہیں کچھ دنوں سے تکلیف بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد ابراہیم خان محمود غزنوی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴